لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 9-جولائی 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 9جولائی 1998ء 14ربیع الاول 1419ہجری 9وفا 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 146

عہدِ بیعت

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا (-) اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے، بلکہ اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دُنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ جبتک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا۔ اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے۔ دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پُھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لئے مایۂ حیات تھے، استعمال کرو، لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پا سکتا۔ جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی۔ اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتّل ہونے کے لئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے۔ اور ایک پیوند کی بھی۔

خدا کے ساتھ اسے پیوند کرنا اور دنیا اور اس کے تمام تعلقات اور جذبات سے الگ بھی ہونا پڑے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ بالکل دنیا سے الگ رہ کر یہ تعلق اور پیوند حاصل کرے گا۔ نہیں بلکہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے الگ رہے۔ یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے اور الگ ہونے سے مراد یہ کہ دنیا کی تحریکیں اور جذبات اس کو اپنا زیرِ اثر نہ کرلیں اور وہ ان کو مقدم نہ کرے، بلکہ خدا کو مقدم کرے۔ دنیا کی کوئی اور روک اس کی راہ میں نہ آوے اور اپنی طرف اس کو جذب نہ کر سکے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 553)

عہدِ بیعت کی پابندی کرنی چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے عہد بیعت پر قائم ہو وہ ہلاک نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک سچا سلسلہ ایک شخص سے چلا ہے۔ جو شخص خدا سے اقرار کرتا اور اس کو نبھاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے خدا سے اقرار کیا اور پھر اس عہد کو نبھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دنیا آپ کی طرف کھینچ کر آ گئی۔ اگر آنحضرت ﷺ اس عہد کی پابندی نہ کرتے تو جو آپ نے خدا سے کیا تھا تو لاکھوں انسان کیسے کھینچ سکتے تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ میں صدق کی طاقت بدرجہ کمال تھی۔ اور آپ کے صدق نے لاکھوں کو کھینچ لیا تھا۔ غور کرو لوہے کی ایک لٹھ جس قدر بوجھ اٹھا سکتی ہے جھاڑو کے ہزار تنکے اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جو لوگ محمد ﷺ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ وہ دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ فرق یہی ہے کہ دوسروں میں اس بات کی کمی ہوتی ہے۔

احد کی جنگ میں نتیجہ کیا ہوا تھا اور کیوں ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچی اور صحابہؓ کو بھی سخت تکلیف کا سامنا ہوا۔ اس لئے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔ اسی کا یہ نتیجہ خراب تھا۔

ہماری جماعت بھی ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یاد رکھو تمہارے منہ کی باتیں اور اخلاص کا اظہار تمہیں کامیاب نہیں کرے گا جب تک ان اصول حقہ کی اور اقرار بیعت کی پابندی نہ کرو۔ جس طرح کونین مفید نہیں ہو سکتی جب تک اسی بخار میں نہ دی جائے جس میں مفید ہو سکتی ہے۔ اسی طرح تمہارا اخلاص کا اظہار بے اثر ہوگا اگر تم اخلاص کے پابند نہ ہوگے۔

(خطباتِ محمود جلد نمبر 8 صفحہ 104-105)

حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 3۔ جولائی 1998ء کو امریکہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ 9۔ جولائی 1998ء بروز جمعرات 11۔ بجے قبل دوپہر احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت سمعی و بصری)

تابکاری کے نسخہ کے متعلق ضروری اعلان

○ ایٹمی دھماکوں کے تابکاری اثرات سے بچاؤ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جو ہومیو پیتھک نسخہ تجویز فرمایا ہے اس کا الفضل کے ذریعہ اعلان ہو چکا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

Radium Bromide C M -1

Carcinosim C M-2

پہلے ہفتہ نمبر1 کی خوراک ایک دفعہ اور اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی خوراک ایک دفعہ پھر اگلے ہفتہ نمبر1 اور اگلے ہفتہ نمبر2 اس طرح یہ سلسلہ چند مہینے جاری رکھیں۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں نے چند استفسارات کئے ہیں مثلاً دودھ پینے والے بچوں کو۔ حاملہ خواتین کو۔ دل اور ٹی بی کے مریضوں کو مجوزہ ادویہ کی C M طاقت کی خوراک دی جا سکتی ہے یا نہیں وغیرہ۔ اس بارہ میں حضرت صاحب سے ہدایت کی درخواست کی گئی تو فرمایا یہ کسی صورت میں بھی مضر نہیں۔ ماں کا دودھ پینے والا بچہ جو چھ ماہ تک کی عمر کا ہو تو ماں کھا سکتی ہے اس کا اثر بچے پر بھی ہو جائے گا۔ چھ ماہ سے چھوٹے بچے کو بے شک نہ دیں۔

(ناظر امور عامہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9- وفا 1377 ہش 9- جولائی 1998ء

قدرتِ ثانیہ کی ایک تازہ برکت

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جن عظیم الشان برکات سے نوازا ہے ان میں سب سے بڑی نعمت قدرت ثانیہ کی برکت ہے جس سے آگے بے شمار نعمتوں اور فضلوں کے دروازے کھلتے ہیں۔

اس کی ایک اور تابندہ مثال گذشتہ عرصہ میں ظاہر ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اردو کلاس میں 5۔ جون 1998ء کو ارشاد فرمایا کہ احباب جماعت ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال ترک کردیں۔ یہ ارشاد الفضل کے 11۔ جون 98ء کے شمارہ میں شائع کردیا گیا۔ اور پھر اسے دہرایا جاتا رہا۔

اب بظاہر یہ کوئی مذہبی حکم نہیں تھا اور نہ ہی اس بارہ میں کسی سے بازپرس کی جاسکتی تھی مگر محبت تو اس قسم کی باتیں نہیں دیکھتی۔ احمدی فوری طور پر اس حکم پر عمل کرنے کے لئے مستعد ہوگئے۔ احباب اپنے گھر کے ایلومینیم کے برتن اٹھائے دکانوں پر پہنچنے لگے۔ اور یہ قیمتی برتن بہت کم داموں پر بیچ کر سٹیل وغیرہ کے مہنگے برتن خریدنے لگے۔ مٹی کے برتنوں کا استعمال معاشرہ کے اکثر حصہ میں متروک ہوتا جارہا ہے مگر احمدیوں کے گھروں میں مٹی کے برتنوں کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے۔

اس حکم کی اشاعت پر ایک ماہ گذرا ہے اور اکثر احباب نے جنہیں خدا نے توفیق دی اپنے گھروں کو ایلومینیم کے برتنوں سے خالی کردیا ہے۔ اس حکم اور اس کی تعمیل سے متعلق ایک سروے رپورٹ آج کے الفضل میں شائع کی جارہی ہے۔ جس میں اعداد و شمار اور دکانداروں کے انٹرویوز کے ذریعہ اطاعت امام کے روح پرور نظارے دکھائے گئے ہیں۔ اور یہ صرف اہل ربوہ کا حال ہے۔ دنیا بھر میں جس طرح اس پر والہانہ لبیک کہا گیا ہے وہ یقیناً اس ایمان افروز داستان کی عالمی شکل ہوگی۔ غیر از جماعت احباب کے لئے یہ ایک حیران کن بات ہے مگر ہمارے لئے یہ معمول کے واقعات ہیں۔

پس خوش قسمت ہے وہ جماعت جس کو ایسا امام میسر ہے جو ان کی روحانی صحت کے ساتھ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھتا ہے اور اپنے علم اور مطالعہ کو ان کی بہبود کے لئے استعمال کرتا ہے اور خوش نصیب ہے وہ امام جس کو ایسے اطاعت کرنے والے میسر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روح اطاعت کو اور بھی بڑھائے اور وہ جو دور سے یہ منظر دیکھ رہے ہیں وہ اندر آکر اس سے لطف اٹھائیں اور ان برکتوں سے حصہ لیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وفا کے تقاضے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا...... امام بنادیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کرکے تم کام کرسکتے ہو۔ اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی۔...... وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا کرسکتا ہے۔"

(الفضل 20۔ نومبر 1946ء)

"(قدرت ثانیہ) کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت (امام) کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا (امام) وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں"

(الفضل 31۔ جنوری 1936ء)

محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر

علمِ موازنۂ مذاہب کا ایک لطیف نکتہ

ایف سی کالج لاہور کے ایک پروفیسر سراج الدین صاحب نے 1897ء میں عیسائیت اختیار کرلی اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں چار شکوک ارسال کئے جس کے ازالہ کے لئے آپ نے 22۔ جون 1897ء کو عرفان و حکمت سے لبریز ایک رسالہ قادیان سے شائع فرمایا جس میں علاوہ دیگر بے شمار نکات معرفت کے علم موازنہ مذاہب عالم سے متعلق ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا۔ چنانچہ بائبل، انجیل اور قرآن مجید کا موازنہ کرتے ہوئے تحریر کیا:۔

"گو نفس تعلیم تینوں کتابوں کا ایک ہی ہے مگر کسی نے کسی پہلو کو شد و مد کے ساتھ بیان کیا اور کسی نے کسی پہلو کو اور کسی نے فطرت انسانی کے لحاظ سے درمیانہ راہ لیا جو طریق قرآن کا ہے......

پس جس طرح پستان میں آکر خون دودھ بن جاتا ہے اسی طرح توریت اور انجیل کے احکام قرآن میں آکر حکمت بن گئے ... شریعت قصوں کے طور پر توریت سے آئی اور مثالوں کی طرح انجیل سے ظاہر ہوئی اور **حکمت کے پیرایہ میں قرآن شریف سے حق اور حقیقت** کے طالبوں کو ملی"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ 33 طبع اول۔ روحانی خزائن جلد 12۔ صفحہ 359)

دعاؤں کا بے مثال ذوق شوق

○ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کی ایک روح پرور اور پر کیف روایت:۔ فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات (بیت) مبارک میں گذاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں (بیت) میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کررہا ہے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے، میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ **حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔** میں نے...... مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو یہی مانگا ہے

کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے (دین حق) کو زندہ کرکے دکھا"

(الحکم جوبلی نمبر قادیان دسمبر 1939ء صفحہ 80 کالم 2)

سفر بیعت کی دردناک داستان اور اس کی پہلی برکت

○ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" مونگ (ضلع منڈی بہاؤالدین) میں دعوت الی اللہ کے لئے 5۔ اپریل 1920ء کو تشریف لے گئے۔ اگلے روز ان کے سامنے ایک احمدی بزرگ چوہدری عمر بخش صاحب نے قادیان جاکر بیعت کرنے کا واقعہ بایں الفاظ بیان فرمایا:۔ (اس وقت ان کی عمر 65 سال کے قریب تھی)

"جب میں اپنے گاؤں سے نکلا تو میرے کنبہ والے بہت جوش و خروش میں آئے اور ایک طرح ان کے گھر ماتم پڑ گیا وہ میری تلاش میں ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے نکلے مجھے جب معلوم ہوا کہ میرے مارنے کے لئے پیچھے لگے آرہے ہیں تو میں ایک گیہوں کے کھیت میں جا چھپا وہ میرے متعلق باتیں کرتے ہوئے کھیت کے پاس سے گذر گئے اور میں ان کی باتیں سنتا تھا لیکن انہوں نے مجھے نہ دیکھا اور جاکر اسٹیشن پر تلاش کیا اور مجھے نہ پایا آخر خائب و خاسر واپس لوٹے۔ جب وہ اس کھیت کے پاس سے جس میں میں چھپا ہوا تھا گذر گئے تو میں اس کھیت سے نکل کر پہلے اسٹیشن منڈی بہاؤالدین (جہاں سے میں نے سوار ہونا تھا) اور دوسرے اسٹیشن چیلیانوالہ کو چھوڑتا ہوا تیسرے اسٹیشن ڈنگہ پر جا پہنچا اور وہاں سے پھر سوار ہوکر قادیان پہنچا۔

جب میں قادیان پہنچا تو ان دنوں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) باغ میں رہتے تھے۔ میں نے عصر کی نماز کے بعد حضرت (صاحب) کے دست مبارک پر بیعت کی جب بیعت کرچکا...... میں نے عرض کیا مجھے دیر سے ورم طحال ہے اس کے لئے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفا دے اور میں نے اپنی قمیض اٹھاکر آپ کو دکھایا۔ اس جگہ ورم تھا۔ آپ نے وہاں ہاتھ لگایا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ بہت دیر تک دعا کی جونہی حضرت صاحب نے دعا ختم کرکے اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر ملے اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر ملا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اثنائے دعا میں ہی میرے پیٹ سے کوئی تلی نکال کرلے گیا اور ورم وغیرہ سب کچھ جاتا رہا

اور فوراً شفا ہوگئی اس دن سے 15 سال ہوئے آج تک مجھے پھر مرض طحال نہیں ہوئی"

(اخبار الحکم قادیان 14۔21۔ اپریل 1920ء صفحہ 1-2)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات سے خطابات۔ مجالس عرفان انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ جرمنی (14تا26 مئی 98ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 14 مئی 1998ء بروز جمعرات صبح گیارہ بجے بیت الفضل لندن سے جرمنی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ بیت الفضل لندن میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اس وقت موجود تھے۔ حضرت صاحب نے تمام افراد کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور دعا کے ساتھ سفر کا آغاز فرمایا۔

شام ساڑھے نو بجے فرینکفرٹ کی حدود سے باہر ایک مقام پر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے مع ایک وفد کے حضرت صاحب کو خوش آمدید کہا۔ رات دس بجے بیت نور فرینکفرٹ پہنچنے پر قریباً تین صد احمدی احباب نے اپنے محبوب امام کا قطاروں میں کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ کچھ ہی دیر بعد حضرت صاحب نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد چند منٹ کے لئے بیت الذکر میں ہی تشریف فرما ہو کر مکرم امیر صاحب جرمنی سے بعض امور کے بارے میں استفسار فرمایا۔

افتتاح سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی

مورخہ 15- مئی بروز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر بارہ بجے کے بعد Bad Kreuznach کے لئے روانہ ہوئے جہاں مجلس انصار اللہ جرمنی کا 18واں سالانہ اجتماع منعقد ہونا تھا۔ مقام اجتماع پر دوپہر ایک بج کر پچاس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی اور حضرت صاحب نے لوائے انصار اللہ اور جرمنی کا جھنڈا لہرایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضرت صاحب مارکی میں تشریف لائے جہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ و عصر پڑھائی۔ (حضرت صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ الفضل 19 مئی 98ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔)

شام پانچ بجے حضرت صاحب نے والی بال اور باسکٹ بال کے گراؤنڈز میں تشریف لے جا کر کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور کچھ دیر کے لئے کھیل ملاحظہ فرمائے۔ ساڑھے پانچ بجے شام مجلس انصار اللہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ ایک مختصر اجلاس میں حضرت صاحب نے اہم نصائح فرمائیں اور ہدایات سے نوازا جن کا تعلق جرمنی میں (بیوت الذکر) کی تعمیر، دفتر انصار اللہ کی تعمیر اور انصار کی عمومی صحت سے تھا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کا حضرت صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور شام چھ بجے حضرت صاحب مجلس عرفان کے لئے مارکی میں تشریف لے گئے۔

مجلس عرفان

15 مئی 1998ء بروز جمعہ مجلس انصار اللہ جرمنی کے اٹھارویں اجتماع کے پہلے روز منعقد ہونے والی مجلس عرفان میں کئے گئے بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

☆ امریکی سائنس دانوں کا ایک طبقہ طوفان نوح کو عالمی بیان کرتا ہے اور اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس وقت زمین پر کوئی جگہ بھی خشکی والی باقی نہیں رہی تھی جہاں حضرت نوحؑ اپنی قوم کے ساتھ ہجرت فرما کے جا بستے.....۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ عالمی طوفان میں ہی کشتی استعمال کی جائے۔ چنانچہ پنجاب کے سیلابوں میں بھی ہم کشتیاں استعمال کرتے رہے ہیں۔..... پھر یہ کہ وہ سیلاب جو ساری دنیا کے پہاڑوں کی چوٹیوں کو بھی غرق کر سکے اس کے لئے پانی کی جس قدر مقدار درکار ہے وہ پوری زمین پر مہیا نہیں ہو سکتی خواہ قطبین پر جمی ہوئی برف بھی پگھلا دی جائے۔

ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ نے جو بعض اقسام کے جانور اپنی کشتی میں جمع کئے تھے وہ اسی مقصد کے لئے تھے جس طرح لمبا سفر کرنے والے کھانے پینے کی چیزیں بطور زاد راہ رکھتے ہیں۔..... اور ان جانوروں میں درندے شامل نہیں تھے ورنہ وہ درندے کشتی میں سوار دوسرے جانوروں اور انسانوں کو ہی کھا جاتے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ جرمنی میں اکثر احمدی گھرانوں میں جگہ کی تنگی کے باعث نماز کے لئے کوئی علیحدہ کمرہ مخصوص نہیں کیا جا سکتا اور عام کمرے میں ہی نماز ادا کی جاتی ہے جس میں بعض اوقات تصاویر بھی لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نماز ادا کرنے والے کمرے میں قبلہ رخ کوئی تصویر نہیں ہونی چاہئے بلکہ دائیں بائیں بھی جہاں تک ترچھی نظر سے دکھائی دے، تصویر نہیں لگانی چاہئے۔ البتہ پشت والی دیوار پر تصویر لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ زندگی کے بیمہ کے بارے میں کئے گئے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس بارے میں میری پہلے سے یہ ہدایت ہے کہ چونکہ مختلف بیموں کی شرائط بھی مختلف ہوتی ہیں اس لئے جو شخص کسی خاص پالیسی کے متعلق فتویٰ حاصل کرنا چاہے اسے چاہئے کہ تمام شرائط لکھ کر مفتی سلسلہ ربوہ کو بھجوائیں اور وہاں سے جو جواب آئے اس پر عمل کریں۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ جس کو نظام جماعت سے اخراج کی سزا ملے کیا اس سے تعلقات رکھنا جائز ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ انفرادی مسئلہ ہے۔ کبھی مکمل لاتعلقی نہیں ہو سکتی۔ تاہم سزا یافتہ سے میل ملاقات اس طرح رکھنی چاہئے کہ وہ محسوس کرے کہ گویا وہ ایک الگ وجود ہو گیا ہے۔

☆ چار شادیوں کی اجازت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اجازت کا یہ مطلب نہیں کہ چار شادیاں کرنی چاہئیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مردوں کی تین چوتھائی تعداد بغیر شادی کے ہی رہ جاتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر میں کئی بار مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈال چکا ہوں کہ بعض صورتوں میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہے لیکن ان میں کامل انصاف کی شرط کے ساتھ۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ پہلی بیوی کے ساتھ حالات کس قدر خراب ہو جائیں تو دوسری شادی کی اجازت ہو جاتی ہے؟ حضرت صاحب نے مختصراً فرمایا کہ پہلی بیوی کے ساتھ حالات کی خرابی اور دوسری شادی میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔

☆ قرآن کریم میں بیان شدہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے تفصیلی جواب ارشاد فرمایا۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ حضرت عیسیٰ کی قبر تو ہم ثابت کرتے ہیں لیکن یوحنا کی قبر کہاں ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں ایک ہی قبر کا جھگڑا ہے۔ یوحنا کی قبر کا کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے۔

☆ جلاٹین سور کی ہڈیوں سے بنتی ہے، کیا اس کا کھانا حلال ہے؟

حضرت صاحب نے تفصیلی جواب ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ یہ سؤر کی ہڈیوں سے بنتی ہے بلکہ یہ ہڈیوں سے بنتی ہے خواہ وہ کسی بھی جانور کی ہوں۔ پھر یہ کہ جلاٹین کو بنانے کے لئے ہڈیوں کو پگھلا کر ایک نئی شکل دی جاتی ہے اور اس طرح کیمیائی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ ہڈی کا کوئی ادنیٰ سا اثر بھی اس میں باقی نہیں رہتا۔..... جس طرح آپ سبزی کھاتے ہیں اور وہ کیسے گند میں پلتی ہے لیکن وہ گند آپ نہیں کھاتے۔ اسی طرح جیلی ہے جس کا ہڈی سے کوئی تعلق بھی نہیں رہتا۔ وہ بالکل ایک نئی چیز ہے۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود جیلی کھاتے تھے، حضرت مصلح موعود بھی کھاتے تھے اور میں بھی کھاتا ہوں۔ پھر آپ کو جیلی کھانے سے کیا فرق پڑے گا؟

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اقتربت الساعۃ سے مراد وہ قیامت ہے جو آنحضرت ﷺ نے برپا کی اس سے وہ روحانی انقلاب مراد ہے جو عرب سے نکل کر باقی دنیا میں پھیلا۔

☆ ایک اور سوال تھا کہ جرمنی کے ایک مرکز نماز میں گرمیوں کے دو تین مہینوں کے لئے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس مدت میں نمازیں جمع کی جایا کریں گی، اور اس کے حق میں دلیل یہ دی جاتی ہے کہ لندن کی بیت میں بھی جمعہ و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر دو نمازیں اتنا قریب ہو جائیں کہ ان میں تفریق ممکن نہ رہے تو وہ جمع ہو سکتی ہیں۔ چونکہ لندن میں موسم سرما میں جمعہ کی نماز کے وقت کی عصر کی نماز کے وقت کے ساتھ تفریق ممکن نہیں ہوتی اس لئے وہ جمع کی جاتی ہیں لیکن باقی سارا ہفتہ ظہر و عصر کی نمازیں الگ الگ ادا کی جاتی ہیں۔..... اور یہ بھی رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جہاں اوقات میں تفریق نہ ہو سکے وہاں عام دنوں کا اندازہ کر کے پانچ وقتوں کی تعیین کر کے نمازیں ادا کیا کرو۔ چنانچہ جب میں ناروے گیا تو اسی طرح اوقات کی تعیین کر کے نمازیں الگ الگ ادا کرتا رہا۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ نماز کے مرکز میں اعلان کر دینا کہ آئندہ ماہ تک نمازیں جمع کی جایا کریں گی، یہ غلط طریق ہے۔ البتہ انفرادی مشکلات میں لوگ انفرادی طور پر نمازیں جمع کر سکتے ہیں لیکن نئی شریعت بنا لینا غلط ہے۔

اس کے بعد حضرت صاحب مقام اجتماع سے بیت نور فرینکفرٹ واپس تشریف لے آئے جہاں آپ کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

فیملی ملاقاتیں

16 مئی 1998ء کی صبح دس بجے نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران بتیس فیملیوں سے ایک صد سینتیس افراد نے حضرت صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

شام پانچ بجے حضرت صاحب بیت نور فرینکفرٹ سے ناصر باغ کے لئے روانہ ہوئے جہاں جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔

جرمن احباب کے ساتھ ناصر باغ میں مجلس سوال و جواب

16 مئی 1998ء

بروز ہفتہ ناصر باغ جرمنی میں جرمن احباب کے ساتھ منعقد ہونے والی مجلس سوال و جواب کا آغاز سوا چھ بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ سے ہوا۔ پھر دو بچیوں نے ایک جرمن نظم ترنم سے پڑھی۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ آج کے مہمانوں میں اکثریت ان کی ہے جو گزشتہ برس بھی تشریف لائے تھے۔ یہ ایک لحاظ سے خوش آئند بات ہے کہ انہوں نے اس بار بھی اس پروگرام میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مجلس میں کئے گئے بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں۔

احمدی عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں ایک سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم معقولیت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راشد جاوید شاہد

ایلومینیم کے برتنوں سے اجتناب کا ارشاد

اطاعت امام کے روح پرور نظارے....ایک سروے رپورٹ

اس زمانے میں کرہ ارض پر جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جس کے افراد اور ان کے امام کے درمیان پیار و محبت کا ایک ایسا اچھوتا اور حسین تعلق ہے کہ ممکن ہی نہیں کہ اس تعلق کو الفاظ کے قالب میں ڈھال کر بیان کیا جاسکے۔ پیار و محبت کا یہ سلسلہ امام کی طرف سے دعاؤں کی صورت میں جماعت پر خدا کے افضال کی بارش کا باعث بنتا ہے اور اسی پیار کی بدولت افراد جماعت کی طرف سے اطاعت کی صورت میں ہمیں وہ نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ جیسے ہی امام کی طرف سے کوئی حکم ہو تو جماعت کا ہر فرد اس آواز پر اس طرح دیوانہ وار لبیک کہتا ہے کہ دنیا حیران ششدر رہ جاتی ہے۔ یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ چیلنج ہے کہ اس طرح کی امام کی اطاعت کے ایسے نظارے کسی اور جگہ ملیں تو کوئی پیش تو کرے۔

اللہ کے فضل سے ہر احمدی اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا نہ صرف اپنا فرض بلکہ اپنے لئے قابل فخر تصور کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے جان سے پیارے امام کے حکم میں اسی کا فائدہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ امام کی طرف سے ایسی محبت اور افراد جماعت کی طرف سے اطاعت کے ایسے نظاروں کی نظیر دنیا میں کسی جگہ اور ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملے گی۔ اس طرح اطاعت کے حیرت انگیز نظارے چند دن قبل ہمیں اس وقت دیکھنے کو ملے جب ہمارے پیارے امام نے اردو کلاس میں اپنی جماعت کے افراد کی صحت کی بہتری کے لئے ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا پکانے کے لئے ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال ترک کردیں۔ اور ان کی جگہ لوہے یا مٹی کے برتن استعمال کریں اس پر جماعت کی طرف سے جس طرح کے ردعمل کا مظاہرہ کیا گیا اس کی ایک جھلک دکھانے کے لئے صرف ربوہ کئے گئے ایک سروے کی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

پیارے امام کے اس ارشاد سے قبل ربوہ میں ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال عام تھا۔ مٹی کے برتنوں کی تو دو یا تین دوکانیں ہی ہوں گی۔ لیکن جیسے ہی حضرت صاحب نے یہ ارشاد فرمایا کہ جماعت ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال ترک کر دے کیونکہ یہ برتن صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ تو ربوہ میں تو گویا ایک انقلاب آگیا برتنوں کی دوکانوں پر لوگوں کی طرف سے واپس کئے گئے سلور کے برتنوں کے ڈھیر لگ گئے اور سٹیل اور مٹی کے برتنوں کی مانگ میں اس قدر اضافہ ہوا کہ گول بازار میں واقع برتنوں کی ایک دکان کے مالک کا بیان ہے کہ میں گوجرانوالہ میں جہاں سے سٹیل کے برتن خریدتا تھا وہ حیران ہوگئے کہ ربوہ والوں کو کیا ہوگیا۔ کیونکہ جہاں پورے ایک مہینے میں پندرہ سے بیس ہزار کا برتن لے کر آتا تھا وہاں چند دنوں میں اسی سے نوے ہزار کے برتن لانے پڑے۔ اس پر ہول سیل کے وہ دکاندار حیرت زدہ ہو کر پوچھنے لگے کہ ربوہ والوں کو کیا ہو گیا ہے اس پر میں نے انہیں بتایا کہ ہمارے امام نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ سلور کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں۔ اس پر اہل ربوہ وہ برتن انتہائی کم قیمت میں بیچ کر سٹیل، مٹی یا لوہے کے نئے برتن خرید رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران رہ گئے۔ اور یقیناً وہ سوچتے ہوں گے کہ عجیب جماعت ہے جس کے امام کو اپنی جماعت کے افراد کی صحتوں کا بھی اتنا خیال ہے۔ اور عجیب افراد جماعت ہیں جو اپنے امام کی آواز پر اس طرح لبیک کہہ رہے ہیں کہ کل تک جن برتنوں میں وہ کھانا پکاتے تھے آج انہیں اونے پونے داموں دوکانوں پر پھینک رہے ہیں۔

گول بازار میں واقع برتنوں کی ایک مشہور دوکان پر جب ہم گئے تو دوکان سے باہر سلور کے برتنوں کا ایک بڑا سا ڈھیر لگا ہوا تھا اس دوکان کے مالک نے ہمیں بتایا کہ اس وقت تک میرے پاس ایک ہزار کلو یعنی پچیس من کے قریب سلور کے برتن اہل ربوہ واپس کر چکے ہیں۔ اور ان کے بدلے سٹیل اور تام چینی یا لوہے کے برتن لے کے جا رہے ہیں۔ اور ایلومینیم کے برتنوں کے بارے میں احتیاط کا یہ عالم ہے کہ پریشر ککر جو آج کے دور میں ایک اہم ضرورت بن چکا ہے۔ اور پاکستان میں وہ صرف سلور سٹیل میں ہی دستیاب ہے۔ اور حضور کے اس ارشاد سے قبل روزانہ دو یا تین ککر فروخت ہوتے تھے۔ اب اتنے دنوں میں صرف دو ککر ہی فروخت ہوئے ہیں اور وہ بھی گاہک ربوہ کے مضافات میں رہنے والے دیہات کے تھے۔ لوگوں کی طرف سے اصرار ہے کہ ہمیں ککر بھی سٹیل کے بنوا کردیں۔
ریلوے روڈ پر واقع ایک دوکان کے مالک کا بیان ہے کہ جب حضور نے سلور کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا اس وقت میری دوکان میں تین لاکھ کے قریب سلور سٹیل کا مال پڑا ہوا تھا۔ لیکن حضور کے ارشاد کے ساتھ ہی ربوہ کی مارکیٹ میں اس کی مانگ بالکل ختم ہوگئی۔ اور مجھے مجبوراً اسے گودام میں رکھنا پڑا۔ اور اس سے قبل روز 40 کلو کے قریب سلور کے برتن فروخت ہو رہے تھے۔ اب ان کی فروخت بالکل ختم ہو چکی ہے اس کے برعکس لوگ اپنے گھروں میں موجود سلور کے برتن بھی لا کر فروخت کر رہے ہیں اور میرے پاس 700 کلو کے قریب سلور کے برتن لوگ فروخت کر چکے ہیں اور اس کے بدلے میں سٹیل اور تام چینی کے برتن لے کر جا رہے ہیں۔

یہ تو سٹیل کے برتنوں کی فروخت کا ایک جائزہ تھا۔ لیکن حضور کے ارشاد کے بعد مٹی کے برتنوں کی فروخت میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔ حالانکہ پاکستان میں بالعموم اور ربوہ جیسے ماڈرن شہر میں تو بالخصوص مٹی کے برتنوں کا استعمال بہت کم ہو چکا تھا اس سے پہلے پورے ربوہ میں مٹی کے برتنوں کی دو تین دوکانیں ہوں گی۔ اب یہ تعداد بڑھ کر نودس کے قریب ہو چکی ہے۔ اور احمدیوں کا رجحان دیکھتے ہوئے۔ بعض ایسے دوستوں نے بھی مٹی کے برتن بیچنا شروع کر دیئے ہیں جن کا تعلق جماعت سے نہیں۔ ان میں ایک صاحب جو صرف مٹی کے گملے بیچتے تھے اب مٹی کے برتن بھی بیچ رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں نے کسی دوست کے گھر آپ کے حضور کے منہ سے خود سنا تھا اب میں نے یہاں مٹی کے برتن بھی رکھ لئے ہیں۔ اور ان کی اچھی سیل ہو رہی ہے۔

حضور کے ارشاد کے بعد ربوہ میں ایک عجیب بات یہ بھی دیکھنے کو ملی کہ بعض لوگ باہر سے اپنی گدھا گاڑیوں پر مٹی کے برتن رکھ کر لاتے ہیں۔ اور انہوں نے اہل ربوہ کو مٹی کے برتنوں کی ہوم ڈلیوری سروس مہیا کی ہوئی ہے یعنی اب ربوہ کے محلہ جات میں بھی یہ آوازیں کثرت سے سننے کو ملتی ہیں کہ مٹی کے برتن لے لوجی مٹی کے برتن لے لو۔ اس سے قبل مٹی کے برتنوں کا رجحان بالکل ختم ہی ہو گیا تھا۔ اب ربوہ میں بلا امتیاز امیر و غریب کثرت سے مٹی کے برتن خرید رہے ہیں۔ اقصیٰ چوک سے تھوڑا سا آگے سڑک پر مٹی کے برتنوں کی سیل کا ایک بڑا سا بینر لگایا ہوا ہے۔ اس دکان کے مالک نے ہمیں بتایا کہ حضور کے ارشاد کے بعد یکلخت لوگوں کا رجحان بدل گیا۔ لوگوں نے سٹیل اور مٹی کے برتن خریدنا شروع کر دیئے۔ اور ہم چند دنوں میں مٹی کے برتنوں کی تیسری گاڑی لا کر فروخت کر چکے ہیں۔ لوگوں کی ڈیمانڈ پوری کرنی مشکل ہو رہی ہے۔ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں مٹی کے گلاس اور پیالے بھی بنوا کردیں۔

پھاٹک کے قریب واقع ایک دکان جو پہلے مٹی اور سلور کے برتنوں کی دکان تھی اس دکان کے مالک کا کہنا ہے کہ سلور کے برتن تو اب ربوہ میں بکنا بالکل بند ہو گئے اور مٹی کے جو پہلے کم بکتے تھے۔ اب ان کی فروخت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

یہ تو صرف ربوہ کا ایک جائزہ تھا اس کے علاوہ بہت سے لوگ چنیوٹ اور فیصل آباد سے بھی برتن لے کر آ رہے ہیں۔ جب لوگ ایک دوسرے کو اپنے پیارے امام کے ارشاد کی روشنی میں اس طرح جوش و خروش سے برتن خریدتے ہوئے دیکھتے ہیں تو دل سے خوشیوں کے سوتے پھوٹتے ہیں اور دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے کہ خدا نے ہمیں کتنا پیار کرنے والا امام دیا۔ لیکن جماعت کا اس امام سے پیار بھی دیدنی ہے۔ یہ تو کوئی اہل پاکستان اور خصوصاً اہل ربوہ سے پوچھے کہ ایم ٹی اے نے کس طرح دوریاں ختم کردیں۔ لیکن کیا کریں کہ ملنے اور پاس بیٹھنے اور اپنے درمیان ان کو چلتا پھرتا دیکھنے کی تڑپ اور بڑھا دی ہے۔

★......★......★......★

شمس الدین سیال

ایفائے عہد کا ایک عجیب واقعہ

کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کے کچھ احمدی گھرانے 1947ء کے بعد چک نمبر 363/E.B نزد گگو منڈی تحصیل بوریوالہ ضلع وہاڑی میں آباد ہوگئے۔ خاکسار 1982ء میں بحیثیت ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی اس مجلس کے دورہ پر گیا تو وہاں کے زعیم مجلس چوہدری محمد عیسیٰ صاحب نمبردار نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد حاجی احمد دین صاحب تقسیم ملک سے پہلے کریم پور کے نمبردار تھے۔ ان کی فوتیدگی پر نمبرداری کے حصول کی درخواستگزاری کے مراحل میں مدد کے لئے میں نے حضرت حاجی غلام احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سے رابطہ کیا۔ کیونکہ تحصیل کے افسران میں ان کا اچھا اثر و رسوخ تھا افسران محکمہ مال ان کی نیک سیرت کی وجہ سے ان کا بڑا احترام کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے فرمایا بیٹا تم درخواست لے کر فلاں تاریخ کو تحصیل میں آجانا تم لکھے پڑھے ہو مرحوم نمبردار کے بیٹے ہو تمہارا حق ہے میں تمہارے ساتھ جا کر متعلقہ افسر سے بات بھی کردوں گا اور کہا کہ میں اس شیشم کے درخت کے نیچے تمہارا انتظار کروں گا چنانچہ میں مقررہ تاریخ پر عدالت کے وقت سے پہلے ہی نواں شہر تحصیل کے احاطہ میں پہنچا تو موسلادھار بارش ہو رہی تھی میں نے خیال کیا کہ حاجی غلام احمد صاحب اب اس درخت کے نیچے کہاں ملیں گے بارش کے بعد تلاش کروں گا۔ بارش رکی تو میں اس درخت کی طرف چل دیا کیا دیکھتا ہوں کہ رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ غلام احمد آف کریام اپنے قول کے مطابق اسی درخت کے نیچے بارش میں تربتر میرے منتظر کھڑے تھے میرے یہ کہنے پر کہ آپ بارش میں ادھر ادھر پناہ لیتے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تم سے درخت کے نیچے کھڑے ہونے کا وعدہ کیا تھا اس لئے میں یہاں سے نہ ہلا۔ مبادا تم آؤ اور مجھے نہ پاکر پریشانی میں مبتلا ہو جاؤ۔

چنانچہ بعد دوپہر افسر متعلقہ سے مجھے ملایا میری درخواست جمع کروائی بعد میں مجھے نمبرداری مل گئی۔

حضرت حاجی صاحب نیکی اور تقویٰ کے بلند مقام پر فائز تھے اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کے متعلق ایک غیر معمولی ارشاد فرمایا۔

چوہدری نور احمد صاحب متوطن سڑوعہ وسابق خزانچی صدر انجمن احمدیہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میری موجودگی میں موضع کریم پور ضلع جالندھر نزد کریام کے احباب حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین صاحب کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو نصیحت فرمائی کہ آپ لوگ بار بار قادیان آتے رہیں تا ایمان تازہ رہے۔ انہوں نے اپنی مجبوریاں پیش کیں کہ ہم کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں اس کی مصروفیات کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی تو فرمایا اچھا اگر قادیان نہ آسکو تو حاجی غلام احمد صاحب آف کریام کے پاس ہو آیا کریں۔

(رفقائے احمد جلد دہم ص 127 مولفہ ملک صلاح الدین ایم۔اے 1961ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد مقصود احمد منیب

حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

حضرت منشی اروڑے خان صاحب حضرت مسیح موعود کے جید رفقاء میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کا نام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں "منشی محمد اروڑا صاحب" تحریر فرمایا ہے۔
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 532)

پیدائش آپ 1846ء میں کپور تھلہ میں پیدا ہوئے اور 75 سال عمر پائی۔

تعلیم اس زمانے کے مروجہ طریق کے مطابق آپ نے مکتبوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ لیکن چھوٹی عمر میں ہی آپ کے والد صاحب نے آپ کو کام پر لگا دیا۔ آپ چوبی کاری کا کام کرتے رہے۔ اسی دوران آپ کے والد صاحب کی وفات ہو گئی۔ اور گھر میں چونکہ آپ سب سے بڑے تھے لہذا سارے کنبہ کا بوجھ آپ کے کندھوں پر آپڑا۔ اس وجہ سے آپ نے کچہری آنا جانا شروع کر دیا۔ اور ابتداء میں مذکوریا کا کام کرتے رہے۔ جس سے کچھ آمد ہو جاتی تھی۔ بعد ازاں آپ کو چپڑاسی اور پھر خواندہ چپڑاسی کا کام ملا اور پھر اہلمد کے عہدے پر پہنچ گئے' اور جس وقت حضرت مسیح موعود..... نے آپ کا ذکر ازالہ اوہام میں فرمایا اس وقت آپ نقشہ نویس کا کام کر رہے تھے۔ اس کام میں آپ کی قابلیت بہت مسلم تھی۔ حکام اکثر آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ کو "سر شتہ دار" مقرر کر دیا گیا۔ اپنی دیانت' محنت اور لگن سے آپ نائب تحصیلدار اور پھر تحصیلدار کے عہدے پر پہنچے اور جب آپ کو پنشن ہوئی تو آپ تحصیل بھنگوال ریاست کپور تھلہ میں تحصیل دار تھے۔ 1914ء میں پنشن لی اور 1915ء میں قادیان آگئے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ پنشن میں سے ایک حصہ اپنے لئے رکھ کر باقی سلسلہ کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔

حلیہ گوری رنگت' درمیانے قد' گول اور چوڑے چہرے' بڑا سر اور کشادہ پیشانی کے ساتھ ساتھ بڑی اور خوبصورت آنکھیں اور لمبی سیدھی خوبصورت ناک والے حضرت منشی صاحب خوب صحت مند جسم رکھتے تھے۔

لباس کچہری وغیرہ کے زمانے میں آپ اعلیٰ لباس زیب تن کرتے تھے لیکن قادیان آنے کے بعد آپ کا بہت ہی سادہ لباس ہوتا تھا۔ گرمیوں میں سر پر ٹوپی' لنگی اور کرتہ اور سردی میں سر پر لنگی' گرم کوٹ' گرم پاجامہ اور ایک لوئی رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود..... سے پہلی ملاقات۔
آپ کی حضرت مسیح موعود.... سے پہلی ملاقات 1884ء کے بعد ہوئی آپ فرماتے ہیں کہ

"حضرت اقدس بٹالہ میں مقیم تھے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اول زندہ تھے اور ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی جب عیسائیوں کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ اگر آپ ملہم ہیں تو پھر ہم لفافہ میں کچھ لکھ کر رکھیں' آپ بتا دیں۔ جس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود..... نے فرمایا کہ "ہمارا خدا قادر ہے کہ وہ خفیہ تحریر کو اپنے بندہ کو بتلا دے لیکن جب کچھ مضمون بتلا دیں تو آپ کو ایمان لانا ہو گا"

حضرت منشی صاحب کا بیان ہے کہ
"ہم لوگ بڑے مذہبی تھے اور مولویوں کو بلا کر وعظ کروایا کرتے تھے لیکن ایسا شخص جو (دینی) اصول کی صداقت کے اثبات کے لئے سینہ تان کر دشمن کے مقابل میں آئے اور کہے کہ میں ثبوت دیتا ہوں' کوئی نہیں تھا۔ اور اسی بات نے ہمارے دل پر اثر کیا۔

پہلی بیعت حضرت اقدس نے 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے عام بیعت کا اعلان کیا' حضرت صاحب قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے وہاں سے حضرت صاحب نے مارچ 1889ء میں ایک اشتہار دیا جس میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور لدھیانہ پہنچنے کی تاکید کی تھی حضرت منشی اروڑا خان صاحب' منشی ظفر احمد صاحب' اور منشی محمد خانصاحب بیعت کے لئے گئے۔ حضرت منشی اروڑا خان صاحب نے گیارہویں نمبر پر بیعت کی اور اپنی ڈیوٹی پر واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود نے آپ کا ذکر ازالہ اوہام میں بھی فرمایا ہے آپ نے لکھا کہ
حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس' مجسٹریٹی منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل ہیں سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں' خدمات کو نہایت نشاط سے بجا لاتے ہیں' بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے' عجیب منشرح الصدر اور جانثار آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو عاجز سے ایک نسبت عشق ہے' شاید ان کو اس سے بڑھ کر کسی اور بات میں خوشی نہیں ہوتی ہو گی۔ کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر یک توفیق سے کوئی خدمت بجا لا دیں۔ اور دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے (آمین)
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر 3 ص 532)

جب ریاست کی طرف سے آپ کی خدمات کے عوض آپ کو خانصاحب کا خطاب ملا' تو کہنے لگے دیکھو خدا نے اس (حضرت اقدس مسیح موعود....) کی باتوں کو کیسا سچ کیا ہے۔ اس نے میرے متعلق لکھا کہ سچائی کے کاموں کے کرنے میں یہ شخص بہادر ہے اب بہادر پٹھان ہوتے ہیں۔ میں ذات کا "چھینبا" (دھوبی) اس کی بات کو سچ ثابت کرنے کے لئے خدا نے مجھے خانصاحب کا خطاب دلوایا ہے۔

حضرت منشی صاحب سے پوچھا گیا کہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ مسیح موعود.... سے آپ کو گھبراہٹ تو نہیں ہوئی۔ فرمایا کہ گھبراہٹ تو ان کو ہوتی جنہوں نے اس کو دیکھا نہ تھا ہم نے تو ان کو دیکھا تھا پھر کیوں گھبراتے اس کے منہ نے ہمیں بتایا کہ وہ سچا ہے اور جو کہتا ہے حق کہتا ہے' پھر فرمایا کہ ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے ہمارے قدم کو مضبوط رکھا۔
(الفضل یکم نومبر 1919ء)

سچا عاشق ایک دفعہ ایک جلسہ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت صاحب کے خلاف تقریر کی اور احمدیت کے خلاف بہت دلائل دیئے۔ جب منشی صاحب کے دوست نے آپ سے کہا کہ اس کا جواب دیں تو کہنے لگے کہ میں نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔
(الفضل 28۔ اگست 1941ء ص 5)

مسٹر والٹر جو آل انڈیا وائی ایم سی اے کے سیکرٹری تھے۔ جب 1916ء میں قادیان آئے تو انہوں نے یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی پرانے ساتھی سے ملوایا جائے تو ان کی ملاقات حضرت منشی صاحب سے کروائی گئی۔ مسٹر والٹر نے آپ سے جب یہ سوال کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت کی کس دلیل نے اثر کیا؟ منشی صاحب نے کہا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا' مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی۔ جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا' انہیں دیکھ کر کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے' باقی میں تو اس کے منہ کا بھوکا تھا۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے' یہ کہہ کر آپ حضرت صاحب کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ پڑے اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی' اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں' ان کے چہرے کا رنگ بالکل سفید ہو گیا اور بعد میں انہوں نے اس واقعہ کا ذکر اپنی کتاب Ahmadiyyah Movement میں کیا۔
(الفضل 28۔ اگست 1941ء)

بچوں سے محبت منشی صاحب اکثر قادیان آیا کرتے تھے جب آپ قادیان آتے تو فوری طور پر حضرت صاحب کو اطلاع دیتے تھے' بچوں کو بلاتے' اور خاص طور پر جب آپ قادیان آتے تو بچوں میں ایک شور پڑ جاتا تھا کہ منشی صاحب آ گئے منشی صاحب آ گئے' آپ بھی اکثر صاحبزادگان کو قاصد بنا کر بھیجا کرتے تھے۔ اور میاں غلام حسین صاحب رہتاسی کا بیان ہے کہ جب آپ قادیان آتے تو بٹالہ سے ہی پیسے تڑوا کر لے آتے اور بچوں میں تقسیم کرتے' ایک مرتبہ آپ آئے تو میاں بشیر احمد صاحب کو قاصد بنا کر بھیجا تو میاں صاحب حضرت صاحب کا دامن پکڑ کر آپ کو باہر لے آئے اس پر حضرت صاحب نے ہنس کر فرمایا "منشی جی! آپ کے پیارے بڑے سخت ہیں"
(الفضل یکم نومبر 1919)

حضرت صاحب اور قادیان سے محبت

حضرت منشی صاحب اکثر اوقات قادیان آتے' یکہ سے اتر کر حضرت صاحب سے ملاقات کرتے اور کسی سے نہ ملتے' واپس چلے جاتے' حضرت صاحب فرماتے' منشی صاحب اتنی جلدی! آپ عرض کرتے حضرت! بس زیارت کے لئے آیا تھا۔ اس پر حضرت صاحب اکثر یہ شعر پڑھا کرتے کہ۔

در حقیقت بس است یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

تیری ذات کا ہمارے لئے دوست ہونا کافی ہے۔ دل بھی ایک ہے جان بھی ایک اس لئے محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔
(الفضل یکم نومبر 1919ء)

حضرت منشی صاحب کو جب کبھی بھی فرصت ملتی قادیان کی طرف دوڑ پڑتے' سید عزیز الرحمان بریلوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کپور تھلہ میں ملازمت کے دوران جب کبھی چھٹی ملتی ایک آدھ دن کی' یا رقم پاس آتی تو کہنے لگتے ابھی ہمارا نشہ نہیں اترا ہم میں سے اگر کوئی کہتا کہ ابھی ہاتھ تنگ ہے تو بہت خفا ہوتے اور کہتے کہ فوراً میرے سامنے سے چلے جاؤ'

حضرت منشی صاحب جب قادیان آتے تو نئے نئے راستوں سے آتے اور ہر دفعہ نیا تحفہ لے کر آتے۔ جب آپ قادیان آتے تو بیت الذکر میں اس جگہ کپڑا رکھ دیتے جہاں سے آپ حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ سکیں۔ نماز ختم ہوتی تو حضرت صاحب کے پاؤں سے لپٹ جاتے' حضرت صاحب آپ کو دیکھتے ہی اپنے پاؤں آگے کر دیتے اور آپ پاؤں نرمی سے دباتے رہے۔
(الفضل یکم نومبر 1919)

حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر میں

حضرت اقدس کے تمام سفروں میں' سوائے دو تین سفروں کے' حضرت منشی صاحب آپ کے ساتھ رہے ایک سفر جہلم اور دوسرے لاہور کے آخری سفر میں آپ شریک نہیں تھے۔

دہلی کے سفر کے بارے میں آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہی حضرت اقدس کے قاصد ہوتے تھے۔ جو خط لے کر مولوی نذیر حسین دہلوی کے پاس جاتے تھے' جب حضرت اقدس دہلی جانے لگے تو حضرت صاحب نے حضرت منشی صاحب کو لکھا کہ میں دہلی جا رہا ہوں' میں چاہتا ہوں کہ میرے دوست بھی ساتھ ہوں' جس پر کپور تھلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے کئی احباب وہاں پہنچ گئے اور جہاں بھی جاتے یہ دوست حضرت صاحب کو اپنے حلقہ میں لئے رہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود سے عشق ایک دفعہ حضرت منشی صاحب نے اپنے مجسٹریٹ سے کہا کہ میں قادیان جانا چاہتا ہوں مجھے رخصت دے دیں۔ اس وقت آپ سیشن جج کے دفتر میں کام کرتے تھے۔ آپ نے کہا قادیان ضرور جانا ہے اس لئے چھٹی دے دیں۔ وہ کہنے لگا کام بہت ہے اس وقت چھٹی نہیں مل سکتی۔ حضرت منشی صاحب نے فرمایا بہت اچھا آپ کا کام ہوتا رہے گا۔ میں تو آج ہی بد دعا کرنے لگا ہوں' اگر آپ نہیں جانے دیتے تو نہ جانے دیں' آخر اس مجسٹریٹ کو کوئی ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا۔ اور جب بھی ہفتہ کا دن آتا وہ عدالت والوں سے کہتا۔ آج ذرا کام جلدی بند کر دینا' کیونکہ منشی صاحب کی گاڑی نہ نکل جائے۔ اس طرح جب بھی آپ نے قادیان آنا ہوتا وہ مجسٹریٹ آپ کو رخصت دے دیتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ یہ عشق' حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بھی جاری رہا۔ بلکہ اس قدر بڑھا کہ اس بستی کے ہو کر رہ گئے اور پھر وہیں دفن ہوئے۔

حضرت منشی صاحب کے اس عشق مسیح موعود ..... کے بارے میں حضرت مصلح موعود..... نے فرمایا کہ مجھے وہ نظارہ نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا بچہ نے بتایا کہ دروازے پر ایک آدمی کھڑا ہے جو آپ کو بلاتا ہے۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ منشی اروڑے خان صاحب کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے' مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پاؤنڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ حضرت اماں جان کو دے دیں' اور یہ کہتے ہوئے ان پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ اور ان کی حالت ایسی تھی کہ جیسے کسی بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہو' میں کچھ حیران ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں' میں خاموش رہا' جب آپ کو صبر آیا تو میں نے کہا آپ کیوں روئے تو کہنے لگے' میں غریب آدمی تھا' مگر جب چھٹی ملتی میں قادیان آنے کے لئے چل پڑتا' سفر کا بہت سا حصہ پیدل طے کرتا' تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں' مگر پھر بھی روپیہ' ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا' یہاں آکر امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ہزار روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں بھی خیال آتا کہ کاش میرے پاس روپیہ ہو تو میں حضرت صاحب کی خدمت میں بجائے چاندی کے سونے کا تحفہ پیش کروں' آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی اور میں نے ہر مہینے بچت کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا کہ جب یہ رقم اتنی ہو جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پاؤنڈز میں تبدیل کر کے پیش کروں گا۔ جب میرے پاس ایک پاؤنڈ کے برابر رقم ہو گئی تو وہ رقم دے کر ایک پاؤنڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پاؤنڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اس طرح آہستہ آہستہ رقم جمع کر کے اسے پاؤنڈوں میں تبدیل کرا لیا' میرا منشا یہ تھا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں یہ رقم پیش کروں گا۔ مگر جب میرے دل کی خواہش پوری ہوئی اور میرے پاس پاؤنڈ جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود کی وفات ہو گئی۔"

اس واقعہ سے جہاں حضرت مسیح موعود.... سے آپ کے عشق کا پتہ چلتا ہے وہاں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے جذبہ کا بھی علم ہوتا ہے۔

بیماری اور وفات قادیان میں آنے کے بعد 1916ء میں آپ بیمار ہو گئے۔ دریار حبیب میں ہی دفن ہونا چاہتے تھے۔ ایک دن بہشتی مقبرہ کی طرف جاتے ہوئے فرمایا کہ میری سب خواہشیں پوری ہو گئی ہیں۔ اب ایک خواہش ہے کہ یہ جسد خاکی بھی اس جگہ (بہشتی مقبرہ) دفن ہو۔

وفات سے قبل جمعرات کے روز مغرب کی نماز بیت مبارک میں پڑھی اور پھر حالت غیر ہو گئی۔ اگلے روز 28۔ اکتوبر 1916ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

حضرت مصلح موعود.... نے بعد از نماز عصر جنازہ پڑھایا' اور آپ کے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ حضرت منشی صاحب کی قبر حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق حضرت مسیح موعود کی قبر کے نزدیک تیار کروائی گئی۔ جو آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆......☆

واقفین نو کی بچپن سے
تربیت کرنی شروع کر دیں

○ بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (دین حق) کی ایک صدی غلبہ (دین حق) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 3-4-87)

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ

کسووو میں بگڑتی ہوئی صورتِ حالات

کسووو کا مسئلہ دن بدن گھمبیر سے گھمبیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس سال کے شروع سے لے کر جب یوگوسلاویہ نے بوسنیا کی طرز پر مسلمان البانوی نژاد باشندوں کی نسلی تطہیر کا عمل شروع کیا اس وقت تک 250 کسووو کے باشندے سربوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور کم و بیش ستر ہزار مسلمانوں کو اپنے گھروں کو چھوڑنے اور البانیہ یا دیگر جگہوں پر پناہ حاصل کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اور یہ تمام لوگ مانٹے نیگرو۔ البانیہ وغیرہ میں کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں اور ان کا مستقبل سخت مخدوش ہے۔ اس پر مستزادیہ کہ کسووو کی تمام آبادی خوراک کی شدید کمی کا شکار ہے اور دوسری ضروریات زندگی بھی ناپید ہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ سربیا کی فوج ہے جو کہ یہ اشیا ان مجبور لوگوں تک پہنچنے میں روک بنی ہوئی ہے۔

اس معاملے کو طے کرنے کے لئے امریکہ کافی سرگرمی دکھا رہا ہے اور اس نے اپنے سفیر رچرڈ ہالبروک کو وہاں بھیج رکھا ہے جس نے دونوں فریقوں میں مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا لیکن اب یہ مذاکرات بھی خطرے میں پڑ گئے ہیں کیونکہ یوگوسلاویہ نے ان مذاکرات کے دوران ہی دوبارہ اپنی ظالمانہ کارروائیاں پھر سے شروع کر دیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرب صدر سلوبوڈان مائیلوسیوک کے دماغ سے ابھی تک عظیم سربیا کا بھوت نہیں اترا۔ حالانکہ اس کا جنازہ تو بوسنیا میں ہی نکل چکا ہے۔ وہ بوسنیا میں اپنی شکست کا بدلہ اب کسووو سے لینا چاہتا ہے۔ لیکن خطرہ یہ ہے کہ کہیں یہ خانہ جنگی کسووو کے ارد گرد واقع ممالک البانیہ' مقدونیہ تک نہ پھیل جائے۔ البتہ یہ بات خوش آئند ہے کہ امریکہ اور یورپین ممالک اس مسئلے کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں نیٹو اتحاد کے ممالک کے وزرائے خارجہ نے لکسمبرگ میں اپنی میٹنگ میں اپنے فوجی ماہرین کو کہا ہے کہ وہ البانیہ اور مقدونیہ میں اپنے حفظ ماتقدمی فوجوں کے تعین کے متعلق منصوبہ بندی کی جلد تکمیل کریں۔ انہوں نے اپنے لڑاکا طیارے البانیہ بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور بوقت ضرورت کسووو کے صوبے میں بھی مداخلت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لڑاکا طیارے پہلے اگست میں بھیجے جانے تھے لیکن اب انہیں جولائی ہی میں بھیج دیا جائے گا تاکہ سربیا کے صدر کو اس طرح سے وارننگ دی جائے۔

نیٹو کے سولہ ممبر ممالک کسووو میں فوجی اقدامات کے بارے میں بھی سوچ رہے ہیں۔ حالانکہ ابھی تک صرف البانیہ اور مقدونیہ تک ایسے اقدامات کا سوچا جا رہا تھا۔ لیکن جلد جلد خراب ہوتی ہوئی صورت حال کی وجہ سے کسووو میں سرب ٹھکانوں پر ہوائی جہازوں سے حملوں کا بھی سوچا جا رہا ہے اس کے علاوہ کسووو میں Air Exclusion Zone بھی قائم کیا جا سکے گا اور مزید اس صوبے میں آرمڈ کاروں اور بھاری توپوں پر بھی پابندی لگائی جا سکے گی۔ نیٹو کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کروشیا اور بوسنیا والی غلطیاں اب یہاں دوہرائی نہیں جائیں گی اور اس دفعہ نیٹو اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔

امریکہ کا کردار امریکہ بھی اس معاملے میں کافی سرگرم ہے اور اس نے پہلے ہی فرانس' اٹلی' جرمنی اور برطانیہ کو اپنا ہم نوا بنا لیا ہے اور ان سب ملکوں نے صدر مائیلوسیوک سے کہا ہے کہ اگر انہوں نے کسووو کے رہنماؤں سے مذاکرات شروع نہ کئے اور اپنے ظلم و ستم سے باز نہ آئے تو یہ تمام ممالک سربیا کے تمام اثاثے منجمد کر دیں گے اور سربیا میں ہر قسم کی سرمایہ کاری پر پابندی لگا دیں گے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ جلد ہی وہ برطانیہ کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ میں ایک قرارداد پیش کر رہے ہیں جس کے بعد خونریزی روکنے کا ہر سخت قدم اٹھانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ دریں اثنا صدر کلنٹن نے سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے نیٹو کی فوجوں کو تیاری کا حکم دے دیا ہے۔ اگرچہ اس وقت تک روس اس قرارداد کی مخالفت کر رہا ہے لیکن امریکہ کے نمائندے رچرڈ ہالبروک جو کہ کسووو کے بحران پر مصالحت کرانے کے لئے متعین کئے گئے ہیں نے کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ آخری وقت میں روس بھی اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔ امریکہ اور نیٹو میں اس کے اتحادی ممالک بحران کے حل کے سلسلہ میں صحیح راستہ پر چل رہے ہیں۔

اگرچہ اس وقت تو کسووو کے مسئلے کا کوئی صحیح اور جلد حل نظر نہیں آ رہا۔ لیکن امریکہ اور نیٹو ممالک نے اگر وہ تمام اقدام کئے جن کا وہ اظہار کر رہے ہیں تو کم از کم کسووو میں سربیا کے ظلم و ستم کا کچھ نہ کچھ مداوا ہو سکے گا۔ اور اس بحران کے حل کے نتیجہ میں جو خطرات سارے بلقان کو لاحق ہو رہے ہیں ان سے فی الحال نجات مل سکے گی اور یہ جھگڑا دیگر ممالک کو بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ بوسنیا کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بحران کو فوری طور پر اور انصاف کے مطابق حل کیا جانا چاہئے تاکہ یہ مسئلہ ایک اور بلقان جنگ میں تبدیل نہ ہو سکے۔

☆......☆......☆......☆

ایڈز

برطانوی روزنامہ ٹائمز نے اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ ایڈز طاعون سے زیادہ تباہی مچائے گا۔ عالمی ادارے نے وارننگ دی ہے کہ یہ مرض افریقہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ بوٹسوانا اور زمبابوے میں ہر چوتھا فرد ایڈز کا شکار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعات واقفینِ نو

اجتماع حلقہ ڈسکہ غربی و شرقی ضلع سیالکوٹ مورخہ 27- اپریل 98ء بروز پیر واقفین نو حلقہ ڈسکہ غربی و شرقی کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجتماع موسے والا ضلع سیالکوٹ میں منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری وقف نو ضلع نے افتتاحی خطاب فرمایا اور محبت الٰہی اور آنحضرت ؐ سے عشق کی طرف توجہ دلائی بعدہ پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اس اجتماع میں 70 واقفین نو 42 والدین اور 39 دیگر احباب نے شمولیت کی۔ اختتامی اجلاس میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت ڈسکہ کوٹ نے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔

اجتماع حلقہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ مورخہ 22- مئی بروز جمعۃ المبارک حلقہ ڈگری گھمناں کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجتماع ڈگری گھمن میں منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد افتتاح مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری وقف نو ضلع نے کیا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اختتامی تقریب کی صدارت مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب امیر حلقہ نے کی مکرم چوہدری محمد خاں صاحب صدر جماعت بن باجوہ نے اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے۔ اس اجتماع میں 69 واقفین نو اور 77 والدین اور 17 دیگر احباب نے شمولیت کی اور اختتام پر سب بچے نیا ولولہ اور جذبہ لے کر گھروں کو روانہ ہوئے۔

اجتماع حلقہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 24- مئی بروز اتوار حلقہ کھیوہ باجوہ کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجتماع کلاس والا ضلع سیالکوٹ میں منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رانا حبیب اللہ خاں صاحب امیر حلقہ کھیوہ باجوہ نے افتتاحی خطاب فرمایا بعد ازاں مکرم افضال احمد رؤف صاحب مربی ضلع نے بچوں کو نصائح فرمائیں بعدہ پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اس اجتماع میں 38 واقفین نو 31 والدین اور 35 احباب کے علاوہ 2 مہمان دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب حلقہ نے کی اور بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔ مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری وقف نو ضلع نے بچوں کو نصائح فرمائیں اور دعا کے ذریعہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع حلقہ رائے پور ضلع سیالکوٹ مورخہ 31- مئی بروز اتوار حلقہ رائے پور ضلع سیالکوٹ کے واقفین نو بچوں کا تیسرا سالانہ اجتماع رائے پور میں منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رانا غلام مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ نے افتتاحی خطاب فرمایا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس میں مکرم رفیق احمد بٹ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

سالانہ علمی ریلی پشاور مورخہ 7- جون کو واقفین نو پشاور شہر کی سالانہ علمی ریلی المنصور ہوٹل پشاور میں منعقد ہوئی اس پروگرام میں 57 واقفین نو 56 والدین اور دیگر احباب نے شرکت کی مکرم عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے وکالت وقف نو کی نمائندگی کی نصاب کے مطابق مختلف معیار کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب نے واقفین نو کا میڈیکل چیک اپ کیا اختتامی تقریب میں مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے مکرم عبداللہ جان صاحب قائمقام امیر ضلع پشاور نے دعا کروائی اور یوں علمی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

واقفین نو پشاور شہر کا "پشاور میوزیم کا دورہ اور باغ ناران کی سیر مورخہ 7- جون 1998ء کو واقفین نو پشاور شہر اپنے والدین کے ہمراہ پشاور میوزیم کی سیر کو گئے اس میوزیم میں گوتم بدھ کے مجسّمے اور صوبہ سرحد کی ثقافت کے مختلف نمونے رکھے گئے ہیں میوزیم کی سیر کے بعد واقفین نو باغ ناران کی سیر کے لئے گئے وہاں سبزہ زار اور مختلف جھولوں اور تفریح کی اشیاء سے بچے بہت لطف اندوز ہوئے مکرم میر تسنیم احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع پشاور نے والدین اور بچوں کی ریفرشمنٹ کروائی۔

سالانہ اجتماع بدوملہی شہر مورخہ 24- جون 98ء بروز اتوار واقفین نو بدوملہی ضلع نارووال کا سالانہ اجتماع بیت الحمد بدوملہی میں منعقد ہوا اس اجتماع میں سو فیصد واقفین نو نے شمولیت کی اس طرح سب واقفین کے والدین نے شمولیت کی پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے 14 واقفین نو نے تہجد کی نماز باجماعت ادا کی بچوں کی تواضع حلوہ پوڑی اور تیزان سے کی گئی مورخہ 29- مئی کو اجتماع کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں 48 واقفین نو اور 48 والدین اور 250 دیگر احباب وخواتین نے شمولیت کی مکرم رفیع الدین صاحب بٹ امیر شہر و حلقہ نے اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں مکرم چوہدری طلعت جاوید صاحب ناظم اطفال بدوملہی نے بھرپور معاونت کی۔ والدین واقفین نو اس اجتماع سے بہت خوش ہوئے۔

علمی مقابلہ سرگودھا شہر مابین 46 شمالی مورخہ 31- مئی 98ء کو سرگودھا شہر کے واقفین نو اور چک 46 شمالی کے مابین علمی مقابلے کروائے گئے خدا کے فضل سے بچے خوبصورت لباس پہنے سروں پر ٹوپیاں اور سکاف پہنے بڑے خوبصورت لگ رہے تھے مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت، نظم، دینی معلومات اور مقابلہ نصاب منعقد ہوا اس پروگرام میں 51 واقفین نو 34 والدین اور 6 دیگر احباب نے شمولیت کی۔

سالانہ اجتماع سیالکوٹ شہر مورخہ 28- دسمبر 97ء واقفین نو سیالکوٹ شہر و کینٹ کا تیسرا سالانہ اجتماع جامع احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ میں منعقد ہوا اس اجتماع کا افتتاح مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری واقفین نو ضلع نے کیا اس اجتماع میں 32 واقفین نو اور 48 والدین اور دیگر احباب 20 نے شرکت کی۔ اختتامی تقریب میں مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر و ضلع نے اعزاز پانے والے بچوں میں انعامات تقسیم کیے اور بچوں اور والدین کو پر اثر اور جامع نصائح فرمائیں۔

پہلا سالانہ اجتماع ضلع کوئٹہ مورخہ 21- جون 98ء واقفین نو ضلع کوئٹہ کا پہلا سالانہ اجتماع بیت الحمد کوئٹہ میں منعقد ہوا افتتاحی تقریب میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم احسان الحق خان صاحب امیر صوبہ بلوچستان نے قیمتی نصائح فرماتے ہوئے افتتاح کیا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات ہوئے اختتامی اجلاس میں مکرم کلیم احمد طاہر صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے بچوں میں انعامات تقسیم کیے اور واقفین نو کی تربیت کے بارہ میں توجہ دلائی اس اجتماع میں 45 واقفین نو اور 56 والدین اور 20 دیگر احباب نے شرکت کی آخر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ خدام کے لئے مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم کا عنوان "تعلیم القرآن اور اس کی برکات" مقرر ہے۔ مرکز میں مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ 15- جولائی 98ء ہے۔ خدام زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شریک ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

نکاح

○ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم مرزا مجید احمد صاحب ساکن ناصر آباد غربی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ قمر بنت مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی انچارج فجی بعوض حق مہر 20000 روپے کا اعلان 7- جون 1998ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے فرمایا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین اور جماعت کے لئے یہ رشتہ مبارک فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم احمد صاحب حال مقیم کینیڈا کو 2- مئی کو بیٹی سے نوازا ہے جو کہ "وقف نو" میں شامل ہے۔ بچی کا نام "کنزالنور" تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم وسیم احمد صاحب حضرت ایم موسیٰ نیلا گنبد لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور مکرم عبدالکریم شاہ صاحب کے بیٹے اور حضرت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں۔ "کنزالنور" مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی سابق افسر حفاظت خاص حضرت خلیفۃ المسیح کی پڑنواسی اور مکرم نفیس احمد صاحب کینیڈا ابن حافظ شفیق احمد صاحب نجیب آبادی (مدرس حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ) کی نواسی ہے۔

احباب سے بچی کے باعمر، خادمہ دین اور صاحبہ اقبال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مطالعہ کتب خدام

○ خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ جولائی 98ء میں حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام (نصف دوم) مقرر ہے خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

بقیہ صفحہ 3

(Rationality) پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ اللہ بھی Rational ہے اور اس نے مرد اور عورت کو برابر پیدا کیا ہے۔ البتہ جو قوانین دونوں کے لئے مختلف ہیں ان کی بنیاد منطق اور معقولیت پر ہے۔..... ایک فریق حد سے زیادہ آزادی کا قائل ہے جبکہ دوسرا عورت کو گائے کی طرح پابند سمجھتا ہے جیسے افغانستان میں طالبان۔.... لیکن ایک احمدی معاشرے میں عورت کی عزت، آزادی اور اس کی استعدادوں سے بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے۔

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرسلہ - محمد محمود طاہر)

کالم نگاروں کے رجحانات

☆ ارشاد احمد حقانی ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حکومت نے پہلے جوہری تجربات کی رات ہی کو 11- ارب ڈالر کے فارن کرنسی اکاؤنٹ عملاً منجمد کر دیئے۔ ایمرجنسی نافذ کر دی اور بنیادی حقوق معطل کر دیئے۔ ان تینوں اقدامات کا اچھا خاصا منفی رد عمل ہوا۔ اندرون و بیرون پاکستان مقیم پاکستانیوں نے حکومت کے اس اقدام کو اس سنگین وعدہ خلافی پر محمول کیا کہ ان کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے......... ایمرجنسی کے نفاذ کی تینوں چھوٹے صوبوں نے مخالفت کی اور انہوں نے اسے پنجاب کے نقاب پوش غلبے کا نام دیا.......

فارن کرنسی کے حسابات منجمد کرنے کیلئے حکومت کی سب سے بڑی مجبوری یہ تھی کہ وہ انکے 11- ارب ڈالر قریب قریب پورے استعمال کر چکی تھی....... سٹاک ایکسچینج آج جس بحران کا شکار ہے اپنی پوری تاریخ میں کسی بدترین مرحلے پر نہیں ہوا۔ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کار تباہ بھی ہو رہے ہیں اور اپنا سرمایہ نکال کر مزید تباہی کا سامان بھی کر رہے ہیں۔ بعض حلقے خدشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ سٹاک ایکسچینج بند کرنا پڑے گا۔

کالاباغ ڈیم پر حکومت کم از کم وقتی طور پر پسپا ہو چکی ہے۔ اور کئی لوگوں کے خیال میں ڈیم کی تعمیر کے امکانات اچھے خاصے مجروح ہو گئے ہیں۔ کراچی عملاً بوچڑ خانہ بن چکا ہے۔ اس کے ایک کروڑ باشندے شدید اعصابی اور نفسیاتی دباؤ میں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کراچی منی پاکستان ہے۔ وہ اگر پراگندہ اور پریشان اور غمزدہ ہو تو پاکستان خوشحال، مطمئن اور پرامید نہیں ہو سکتا۔

(روزنامہ جنگ یکم جولائی 1998ء)

☆ روزنامہ جنگ کے کالم نگار **امتیاز عالم** جو "انگیخیت" کے نام سے کالم لکھتے ہیں وہ کالا باغ ڈیم کے اعلان کے بعد پاکستان کی صورتحال پر یوں تبصرہ کرتے ہیں۔

"اس متنازعہ ڈیم کی تعمیر کا اعلان ہونا تھا کہ چند گھنٹوں میں وزیراعظم کا ملک گیر مینڈیٹ فقط ایک صوبے تک محدود ہو گیا۔ ایٹمی دھماکوں نے مقبولیت کی جو دھول اڑائی تھی وہ پلک جھپکتے چھٹ گئی۔ جس "قومی اتحاد" کا بھرم قائم ہوا تھا وہ پارہ پارہ ہو گیا۔ چاروں صوبوں سے متعلق ایک منصوبے پر جس پر تین صوبے ایک طرف اور ایک بڑا صوبہ دوسری طرف چھوٹے اور محروم صوبوں کو اعتماد میں لئے بغیر اعلان وفاق پاکستان کی بنیاد پر کلہاڑا چلانے کے مترادف تھا۔ وزیراعظم کی سندھ میں حکمران اپنی جماعت مع ایم کیو ایم اس کے خلاف کھڑی ہو گئی۔ صوبہ سرحد کی حکومت ڈانواں ڈول ہو گئی اور پختون قوم پرستی کو ایک نئی زندگی مل گئی۔ بلوچستان کے اپنے ممبر باغی ہو گئے۔"

(روزنامہ جنگ 29- جون 1998ء)

☆ منو بھائی اپنے کالم میں روپیہ سستا ہونے کے بعد وزیر خزانہ سرتاج عزیز کے بارہ میں لکھتے ہیں"۔

"وزیر خزانہ نے ایک وعدہ تو پورا کر دیا کہ روپے کی قیمت میں کمی نہیں کی جائے گی۔ انشاء اللہ چند روز میں وہ دوسرا وعدہ بھی پورا کر دکھائیں گے کہ کوئی منی بجٹ نہیں آئے گا۔"

مزید لکھتے ہیں۔

"مالیاتی ایمرجنسی کے نفاذ کی صورت میں جو ہنگامی حالات پیدا کئے گئے ہیں ان کا اثر غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں پر تو ہوا ہے اور نقطہ انجماد سے نیچے جا کر منجمد ہو گئے ہیں۔ ان ہنگامی حالات کا اثر "بنیادی حقوق" پر بھی ہوا ہے اور وہ معطل ہو گئے ہیں مگر ان ہنگامی حالات کا اثر چوری 'ڈاکے' فراڈ' رشوت' سفارش' بوریوں سے برآمد لاشوں' گراں فروشی' دہشت گردی کی وارداتوں' ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ پر نہیں ہوا۔ یہی وہ وارداتیں ہیں جن کی وجہ سے ملک ہنگامی حالات سے گذر رہا ہے۔ جہاں تک "بنیادی حقوق" کے سلب ہونے کا تعلق ہے تو یہ "بنیادی حقوق" تو قیام پاکستان کے وقت سے سلب چلے آ رہے ہیں"۔

(روزنامہ جنگ 29- جون 1998ء)

☆ روزنامہ نوائے وقت کے دلچسپ کالم "سر راہے" کا کالم نگار قاضی حسین اور طالبان گورنمنٹ کے حوالے سے دلچسپ بات یوں لکھتا ہے۔

"قاضی حسین نے کہا کہ افغانستان میں معلوم نہیں کونسی شریعت نافذ کی جارہی ہے شریعت میں بچیوں کی تعلیم پر کوئی پابندی نہیں۔ بلکہ بچوں کی طرح بچیوں کی تعلیم کا حصول فرض ہے"

خدا کا شکر ہے قاضی صاحب نے افغانستان والی اسلامی شریعت کی تردید کر دی ہے ورنہ لوگ ڈر رہے تھے کہ شاید یہاں بھی نفاذ شریعت کے بعد انگریزی بال رکھنے والوں کو درے مارے جائیں گے' ریڈیو اور ٹی وی پر ہر قسم کی موسیقی بند کر دی جائے گی۔ افغانستان میں ایسی دکانیں بند کر دی گئی ہیں جو غیر محرم عورتوں کو سودا فروخت کرتی تھیں۔ قاضی صاحب نے وضاحت کر دی ہے کہ پاکستان میں طالبان والی شریعت نافذ نہیں ہو گی لیکن مولانا فضل الرحمان اور بعض دوسرے علماء پاکستان میں طالبان والا اسلام لانا چاہتے ہیں۔ اگر اقتدار دینی جماعتوں کے ہاتھ آ گیا تو ہمیں ڈر ہے کہ یہاں بھی افغانستان والی صورتحال پیدا نہ ہو جائے۔ جہاں علماء کی تعریف پر بھی آج تک اتفاق نہیں ہو سکا"۔

(نوائے وقت 3- جولائی 1998ء)

9 جولائی غروب آفتاب	7-19
10 جولائی طلوع آفتاب	5-08

☆ وزیر خزانہ سرتاج عزیز کے بارے میں "خبریں" کے کالم نگار نسیم شاہد لکھتے ہیں۔

"وزیر خزانہ کو اس بات کا جواب دینا چاہئے کہ انہوں نے بجٹ کے بعد اپنی بجٹ پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیوں کیا تھا کہ روپے کی قیمت میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اگر انہیں اس بات کا علم تھا کہ صرف دو ہفتے بعد روپے کی قیمت میں کمی کر دی جائے گی۔ تو انہوں نے قوم کے ساتھ غلط بیانی کیوں کی۔ اور اگر انہیں اس بات کا علم نہیں تھا تو ایسے بے اختیار اور بے خبر وزیر خزانہ کو قوم پر مسلط رکھنے کا کیا جواز ہے؟ اور خود سرتاج عزیز صاحب اپنی "بے عزتی" پر استعفیٰ کیوں نہیں دے دیتے۔ آخر انہیں اپنا بے وقعت تاج اتنا عزیز کیوں ہے؟

(روزنامہ خبریں 2- جولائی 1998ء)

☆ روزنامہ خبریں کے کالم نگار راجہ انور اے این پی کے سربراہ اجمل خٹک کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

"کہ اجمل خٹک 1974ء میں کابل چلے گئے اور وہاں اپنے پنجے گاڑے۔

وہ اپنی تقریر میں جب کف بدہان "پاکستان ...... برباد" کا نعرہ بلند کرتے تھے انکے چیلے چانٹے پرچم آزادی لہراتے ہوئے خٹک ڈانس کرتے...... ببرک کارمل کو اقتدار میں لایا گیا تو اجمل خٹک نے کہا اپنا آدمی تو اب آیا۔ افغان انقلاب کے بعد ان کے گھر میں مارکسزم کی باقاعدہ کلاسیں جما کرتیں۔ 1988ء میں نجیب اللہ کو روتا دھوتا چھوڑ کر وہ پاکستان کی جانب بھاگ نکلے۔ انہوں نے سابقہ گناہ بخشوانے کی خاطر سرکاری خرچ پرحج کیا۔ مسلم لیگ کی رسی تھامی اور نواز شریف کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

آج مسلم لیگ کے جہاز سے اجمل خٹک کا بھاگ اٹھنا کہیں اس بات کی نشاندھی تو نہیں کہ جہاز کے پیندے میں سوراخ ہو چکا ہے؟ کہیں یہ حکومت کے لئے خطرے کا آخری سگنل تو نہیں"

(روزنامہ خبریں 2- جولائی 1998ء)

ہڈی۔ جوڑ کے ماہر ڈاکٹر کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر جاوید منان ارتھوپڈک سرجن میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد بتاریخ 12- جولائی بروز اتوار صبح نو بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہڈیوں اور جوڑوں کے مریضوں کا معائنہ اور علاج کریں گے۔ مریضوں سے درخواست ہے کہ ہسپتال کے اوقات میں آؤٹ ڈور کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
ایم اے
پروفیسر سعید اللہ خان ہومیو ڈاکٹر
فون 213267
1/38 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213267

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالصدر غربی - دو کمرے اٹیچ باتھ، لاؤنج، ڈرائنگ ڈائننگ، صحن - آرام دہ نقشہ رقبہ 12½ مرلے برائے فروخت ہے۔
بجلی، گیس، میٹھا پانی، 60 فٹ سڑک فرنٹ
رابطہ کیلئے: محمد سلیم احمد
212708

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

پتہ بیرون

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حجب الحرام) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659